طلاق

کے آسان مسائل

مؤلف: مفتی محمد قاسم عطاری

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : طلاق کے آسان مسائل

مؤلف : مفتی محمد قاسم عطاری

سن طباعت : ۲۰۰۳ء

نئی طباعت : رجب المرجب ۱۴۳۲ھ،

بمطابق جون 2011ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران

پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

❀...... **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311

❀...... **لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679

❀...... **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625

❀...... **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212

❀...... **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122

❀...... **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192

❀...... **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767

❀...... **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765

❀...... **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686

❀...... **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145

❀...... **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195

❀...... **گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653

❀...... **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینة العلمیة

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ’’دعوتِ اسلامی‘‘ نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ’’ **المدینة العلمیة** ‘‘ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَ ہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت ﴿2﴾ شعبۂ درسی کُتُب

﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کُتُب ﴿4﴾ شعبۂ تراجمِ کتب

﴿5﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتُب ﴿6﴾ شعبۂ تخریج

’’**المدینة العلمیة**‘‘ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحی

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام **اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

مقدمه

دین اسلام کامل واکمل ضابطۂ حیات ہے۔ ہمارے معاشرتی وانفرادی ارتقاء کا مدار قانونِ اسلامی پر عمل میں ہے۔ زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنما اصول موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔(المائدۃ:۳)

ترجمہ کنزالایمان: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا''۔

دین اسلام نے دیگر شعبہ ہائے زندگی کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ فردکی شخصی تعمیر پر زور دیا ہے تا کہ انسان کی نجی، خاندانی اور تمدنی معاشرت ہر قسم کے سقم سے محفوظ رہے۔قوانین واحکام شریعت کو نافذ کرنے کیلئے سرکارِ دوجہاں علیہ الطیب التحیۃ و اجمل الثناء کی حیات مقدسہ کا اسوہ ونمونہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

اسلام نے فرد کا احترام کیا اسے اپنی مرضی سے پروان چڑھنے اور آزادانہ زندگی گزارنے کی اجازت دی مگر کچھ حدود مقرر فرمائیں۔ معاشرتی ارتقاء انفرادی وشخصی تعمیر میں مضمر ہے اور یہ اصول کسی ذی فہم وفراست سے پوشیدہ نہیں کہ فرد ہی سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ معاشرے کے افراد باہم متعلق ہوتے ہیں اوران کے اس تعلق کو مختلف

انواع کے اعتبار سے مختلف نام دیئے جاتے ہیں اوراس سلسلے میں اہم ترین تعلق زوجین کا بھی ہے۔اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ یہی رشتہ قوموں میں باہم تعلق کا سبب بنااور بن رہا ہے۔

اسلام کا منشاء یہ ہے کہ جو افرادِ معاشرہ باہم ازدواجی رشتہ سے منسلک ہو جائیں ان کے تعلقِ نکاح کو قائم رکھنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے اوران کی باہمی معاشرت ایسی ہو کہ جس سے انسانی معاشرے کا قصرِ رفیع تعمیر ہو۔اللہ جل مجدہ الکریم فرماتا ہے:''هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ''(البقرة/١٨٧)

ترجمہ کنزالایمان:''وہ تمہاری لباس ہیں اورتم ان کے لباس''۔

جس طرح لباس پردہ ہے عیوب کو چھپاتا ہے، زینت ہے حسن و جمال کو نکھارتا ہے۔راحت ہے سردی وگرمی سے بچاتا ہے بعینہ، میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے پردہ، زینت اورراحت ہوں اوریوں ملت اسلامیہ کا ہر گھر جنت نظیر بن جائے۔ اسکے برعکس اگر عدم موافقت ومخالفت کی کیفیت پیدا ہو جائے یاباہمی منافرت جنم لے تو ارباب حل وعقد اس اختلاف وعدم اتفاق کی بیخ کنی کی بھرپور سعی کریں۔اورانہیں ذہنی طور پر یکجا کریں کیونکہ ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے ابتداءعدم موافقت اور پھر باہمی منافرت ومنازعات کی کیفیت ہو جاتی ہے۔جس کی وجہ سے یہ پاکیزہ رشتہ قائم رکھنا مشکل بلکہ بعض اوقات ناممکن ہوجاتا ہے۔ہوناتو یہ چاہئے کہ یہ رشتہ ازدواج قائم رہے لیکن جب قوی اندیشہ ہو کہ عدم موافقت کی وجہ سے وہ باہم حدود اللہ قائم نہ رکھ سکیں گے اورنکاح کے فوائد وثمرات فوت ہو جائیں گے تو اسلام نے طلاق اوراسکے متعلقات کا

ایک ایسا مربوط نظام عطا فرمایا ہے کہ جس کے اپنے اصول وضوابط ہیں، ان میں بھی انسان کی فوز وفلاح پوشیدہ ہے مگر افسوس عوام الناس، اپنی لاعلمی وجہالت کی وجہ سے اس نظام کے چشمۂ صافی سے سیراب ہونے سے محروم ہیں۔ طلاق کے ہتھیار کو بے دریغ استعمال کرنے کی وجہ سے معاشرے کا امن وسکون اور اعلی اقدار روبہ زوال ہیں۔ معاشرتی زندگی میں سخت بے چینی واضطراب ہے۔ دلخراش اور جذبات کولہولہان کرنے والے بیسیوں واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر دل کانپ اٹھتا ہے اور روح پرغم واندوہ چھا جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں عوام الناس میں پیش کیا جائے۔

الحمدللہ! اس معاشرتی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے رب کائنات عزوجل کے کرم اور محبوب کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طفیل برادرِ محترم مفتی محمد قاسم قادری صاحب نے، اللہ تعالی ان کے علوم اور فیوض وبرکات میں اضافہ فرمائے، مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے اس نظام کو متعارف کروانے کیلئے یہ کتاب تالیف فرمائی جو کہ آسان، عام فہم اور انتہائی سلیس انداز میں ہونے کے باوجود ربط وروانی، فقہی گہرائی وگیرائی اور جامعیت کو اپنے جلو میں لئے ہوئے ہے۔

ان شاء اللہ عزوجل اس کتاب پر عمل کرنے سے طلاق کے غلط استعمال کی وجہ سے معاشرے میں نفرت وعداوت کا جو رستا ہوا ناسور قلق اور افتراق کے جراثیم پھیلا رہا ہے اس کیلئے مرہم کا کام دے گی۔

دعا ہے کہ اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں یہ کتاب مقبول ہو اور

مسلمانوں کیلئے مفید ہو۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد نعیم العطاری المدنی

۹ جمادی الاوّل ۱۴۲۴ھ بمطابق ۸ جولائی ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال نمبر ۱:- ایک شادی شدہ آدمی کو طلاق کے مسائل سیکھنا ضروری ہیں یا نہیں؟

جواب:- ہر شخص کو ان مسائل کا سیکھنا ضروری ہے جس کی اُسے موجودہ وقت میں ضرورت اور جن چیزوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے مثلاً نمازی کے لئے نماز کے فرائض، واجبات اور نماز کو فاسد یا ناقص کرنے والی چیزوں کا سیکھنا ضروری ہے۔ یونہی روزہ رکھنے والے کے لئے روزہ کو توڑنے والی چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ تجارت کرنے والے کے لئے خرید وفروخت کے مسائل جاننا ضروری ہے۔ عورتوں کے لئے حیض ونفاس اور شوہر کے حقوق کے متعلق مسائل جاننا ضروری ہے۔ اور شوہر کے لئے بیوی کے حقوق اور مخصوص ایام میں اس کے قریب جانے کے مسائل سیکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح طلاق کے مسائل ہیں۔ کہ جب تک طلاق کا موقع نہیں آیا تب تک طلاق کے مسائل سیکھنا ضروری نہیں لیکن جب طلاق کا ارادہ ہو اس وقت ضروری ہے کہ طلاق کے مسائل سیکھے کہ طلاق کس طرح دے؟ کن حالات میں طلاق دینا جائز ہے؟ کتنی طلاقیں دینا جائز ہیں؟ طلاق کے اور مسائل کیا ہیں؟ وغیرہ لہذا جو شخص بھی طلاق کا ارادہ کرے تو اس وقت اُسے طلاق کے مسائل جاننا ضروری ہیں۔ اور اس سے پہلے مستحب ہیں کہ موجودہ حاجت سے زائد مسائل کا سیکھنا مستحب ہے۔ (خلاصہ از فتاوی رضویہ قدیم جلد دہم ۱۰/ص ۱۶)

سوال نمبر۲:-کیا بلا وجہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے؟

جواب:-بلا ضرورت عورت کو طلاق دینا جائز نہیں آج کل معمولی معمولی باتوں پر عورت کو طلاق دے دیتے ہیں اور بعد میں علمائے کرام کے پاس جا کر روتے ہیں۔ پہلے ہی سوچ سمجھ کر ایسا نازک فیصلہ کرنا چاہیے۔ابوداؤد شریف میں حدیث پاک ہے''اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں سب سے ناپسندیدہ حلال کام طلاق دینا ہے۔ (مشکوۃ ص ۲۸۳)امام اہلسنت ،اعلحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فتاوی رضویہ جلد ۵ کتاب الطلاق کے صفحہ نمبر ۱ پر اور صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے فتاوی امجدیہ ۱۶۴/۲ پر بلا ضرورت طلاق دینے کو ممنوع و گناہ قرار دیا ہے۔

سوال نمبر۳:-کیا عورت کے لئے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہے؟

جواب:-اگر زوج وزوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہے اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کرسکیں گے۔تو عورت شوہر کے ساتھ خلع کر کے طلاق لے سکتی ہے لیکن شوہر کی طرف سے کسی قسم کی اذیت کے بغیر عورت کا اس سے طلاق کا مطالبہ حرام ہے چنانچہ حدیث مبارک میں ہے۔''جس عورت نے اپنے شوہر سے بغیر شدید ضرورت کے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔(مشکوۃ ص ۲۸۳) آجکل عورتیں اعلیٰ قسم کا کھانا نہ ملنے پر،میک اَپ کا سامان نہ ملنے پر،رشتے داروں کے ہاں جانے کی اجازت نہ ملنے پر،مشترکہ گھر میں جدا کمرہ ملنے کے باوجود علیحدہ گھر کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر اور اسی قسم کی دیگر معمولی معمولی باتوں پر طلاق کا

مطالبہ کرتی ہیں یہ ناجائز و گناہ ہے اور ایسی عورتیں مذکورہ بالا وعید کی مستحق ہیں۔ اور ایسے ہی وہ ماں باپ اور بہن بھائی اور دیگر رشتے دار جو عورت کو مذکورہ وجوہات کی بنا پر طلاق لینے پر ابھارتے ہیں اور شوہر کو دھمکاتے اور اس سے طلاق کا مطالبہ کرتے ہیں اور عورت کو جبرا گھر (میکے) میں بٹھالیتے ہیں وہ سب بھی اس گناہ اور وعید میں شریک ہیں۔ اور بعض احادیث میں بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورتوں کو منافقہ قرار دیا ہے۔

سوال نمبر۴:- کیا عورت بذاتِ خود کورٹ سے طلاق لے سکتی ہے؟

جواب:- طلاق کا اختیار شریعت نے مرد کو دیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا طلاق نہیں دے سکتا۔ آیت مبارکہ ہے اَلَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَةُ النِّکَاحِ (البقرة۲۳۷) ”ترجمہ کنزالایمان: وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے“ اور حدیث مبارک ہے اَلطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ ”طلاق کا مالک وہی ہے جو عورت سے جماع کرے“۔ لہذا اگر کورٹ نے شوہر کے طلاق دیئے بغیر یک طرفہ عورت کے حق میں فیصلہ کر کے طلاق دیدی تو اُسے طلاق نہ ہوگی اور اس عورت کا دوسرا جگہ نکاح کرنا حرام و زنا ہے۔

سوال نمبر۵:- عورت کو کن حالات میں طلاق دینا گناہ نہیں؟

جواب:- عورت شوہر کو یا شوہر کے دیگر رشتے داروں کو تکلیف پہنچاتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ہے یا عورت بے حیا و زانیہ ہے تو ایسی صورت میں شوہر کے لئے طلاق دینا جائز ہے اور بعض صورتوں میں تو طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد ہے، یا ہیجڑا

ہے یا اُس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ وہ جماع پر قادر نہیں۔ اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو ان صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے جبکہ عورت ساتھ رہنے پر راضی نہ ہو۔

سوال نمبر۶:- اگر طلاق غصے میں دی جائے تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہے یعنی آدمی کی حالت پاگلوں والی ہو جائے ایسی حالت میں دی ہوئی طلاق نہ ہوگی۔ لیکن ایسی حالت ہزاروں کیا لاکھوں میں کسی ایک کی ہوتی ہوگی اکثر یوں نہیں ہوتا بلکہ غصے کی آخری حالت یہی ہوتی ہے کہ رگیں پھول جائیں، اعضاء کانپنے لگیں، چہرہ سرخ ہو جائے اور الفاظ کپکپائیں۔ ایسی حالت میں یا اس سے کم غصے میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی۔ اور آجکل یہی صورت حال ہوتی ہے۔ بعد میں کہتے ہیں۔ جناب! ہم نے تو غصے میں طلاق دی تھی۔ ایسے حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ طلاق عموماً غصے میں ہی دی جاتی ہے خوشی اور پیار محبت کے دوران تو شاید ہی کوئی طلاق دیتا ہو لہذا یہ عذر درست نہیں۔

سوال نمبر۷:- اگر طلاق کے وقت عورت موجود نہ ہو تو طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:- طلاق کے لئے بیوی کا وہاں موجود ہونا ضروری نہیں۔ شوہر بیوی کے سامنے طلاق دے یا دیگر رشتے داروں کے سامنے یا دوستوں کے سامنے یا بالکل تنہائی میں ہر حال میں اگر شوہر نے اتنی آواز سے الفاظِ طلاق کہے کہ اس کے کانوں نے سن لیے یا کانوں نے شور وغیرہ کی وجہ سے سُنے تو نہیں لیکن آواز اتنی تھی کہ اگر

آہستہ سننے کا مرض یا شور وغیرہ نہ ہوتا تو کان سن لیتے ایسی صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی۔ کسی دوسرے شخص کا موجود ہونا یا بیوی یا کسی دوسرے کا طلاق کے الفاظ سننا کوئی ضروری نہیں۔

سوال نمبر ۸:- اگر دوستوں سے یا بیوی سے مذاق کرتے ہوئے بیوی کو طلاق دیدی تو ہوجائے گی یا نہیں؟

جواب:- طلاق کا معاملہ ایسا ہے کہ مذاق میں دینے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے ۔حدیث مبارک ہے۔ ''تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے (یعنی مذاق میں بھی وہی حکم ہے جو سنجیدگی میں ہے) نکاح، طلاق اور (طلاق کے بعد) رجوع کرنا''۔ (مشکوۃ ص۲۸۴)

لہذا اگر کسی نے اپنی حقیقی بیوی کو مذاق یا فلم یا ڈرامے میں طلاق دی تو بھی طلاق ہوجائے گی۔

سوال نمبر ۹:- اگر کسی آدمی کو قتل وغیرہ کی دھمکی دے کر طلاق دینے پر مجبور کیا گیا اور دھمکی دینے والا اس دھمکی کو عملی جامہ پہنانے پر قادر بھی ہو اور اس نے طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:- اس مسئلے کی چند صورتیں ہیں (۱) اگر مجبور کرنے پر زبانی طلاق دی تو واقع ہوجائے گی ۔(۲) اگر مجبور کرنے پر تحریری طلاق دی یا طلاق کے پرچے پر دستخط کردیے اور دل میں بھی طلاق کی نیت کرلی تو طلاق ہوگئی ۔(۳) اگر مجبور کرنے پر تحریری طلاق دی اور زبان سے کچھ نہ کہا اور نہ ہی دل میں نیت کی تو طلاق نہ ہوگی۔

سوال نمبر۱۰:-اگر طلاق کے وقت عورت لینے سے انکار کردے یا طلاق کا پرچہ پھاڑ دے یا عورت کا باپ یا بھائی طلاق کا پرچہ پھاڑ دے تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب:-طلاق کے لئے عورت کا قبول کرنا ضروری نہیں۔ شوہر نے جب طلاق کے الفاظ زبان سے ادا کردیے تو طلاق واقع ہوگئی۔عورت یا اس کے گھر والے قبول کریں یا نہ کریں۔یہی حال پرچہ پھاڑنے کا ہے البتہ اسی میں مزید صورتیں بھی ہیں۔جن کو تحریری طلاق میں بیان کریں گے۔

سوال نمبر۱۱:-اگر طلاق کے وقت عورت کو حیض یا حمل ہو تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:-حیض اور حمل دونوں حالتوں میں طلاق ہوجاتی ہے البتہ حیض کی حالت میں طلاق دینا گناہ ہے اور اگر ایک یا دو طلاقیں رجعی دی ہوں تو رجوع کرنا واجب ہے۔چنانچہ حدیث مبارک میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو نبی کریم رؤف رّحیم ﷺ نے انہیں طلاق سے رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ رجوع کرکے پھر طہر یعنی پاکی کے دن گزر جائیں۔پھر حیض کے دن آئیں پھر جو دن پاکی کے آئیں ان میں طلاق دے (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ ص ۲۸۳) لہذا جو شخص حیض کی حالت میں عورت کو ایک یا دو طلاقیں دے تو اس پر لازم ہے کہ رجوع کرے کہ اس حالت میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینی ہے تو اس حیض کے بعد پاکی کے دن گزر جائیں پھر حیض آکر پاک ہو تو اب طلاق دے یہ حکم اُس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی

طلاق دے سکتا ہے اس کے بعد دوسرے طہر (پاکی کے دنوں) کے انتظار کی حاجت نہیں۔

اور جہاں تک حمل میں طلاق دینے کا تعلق ہے تو اس صورت میں طلاق واقع بھی ہو جاتی ہے اور اس میں کچھ گناہ بھی نہیں۔ صرف دوسری صورتوں کی نسبت یہ فرق آتا ہے کہ عدت بچہ جننے تک ہو جاتی ہے۔ خواہ ایک دن بعد جنے یا ۹ مہینے بعد۔

سوال نمبر ۱۲:- اگر نشے یا نیند میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:- اگر کسی نے نشہ پی کر طلاق دی تو ہو جائے گی۔ نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ یا افیون یا چرس یا کسی اور چیز سے۔ بہر صورت طلاق ہو جائے گی۔ البتہ اگر کسی نے اُسے مجبور کر کے یعنی قتل یا عضو کاٹ دینے کی دھمکی یا دھوکے سے نشہ پلا دیا یا حالت اضطرار میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور کوئی حلال شے پینے کو نہ تھی تو ایسی حالت میں شراب وغیرہ نشہ کی چیز پی اور اس کے نشے میں طلاق دی تو واقع نہ ہوگی اور نیند میں دی جانے والی طلاق بھی واقع نہ ہوگی۔

سوال نمبر ۱۳:- اگر محض ڈرانے، دھمکانے کی نیت سے طلاق دی تو واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:- طلاق دینے میں طلاق کی نیت کرنا ضروری نہیں۔ زبان سے طلاق کے الفاظ ادا ہو گئے تو طلاق ہو جائے گی۔ خواہ سنجیدگی سے ہو یا مذاق سے یا ڈرانے دھمکانے کی نیت سے حتی کہ اگر زبان سے کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہو اور طلاق کے

الفاظ نکل جائیں یا لفظِ طلاق بولا مگر اُس کے معنی نہیں جانتا یا بھول کر یا غفلت میں طلاق دی ہر صورت میں طلاق ہو جائے گی۔ لہٰذا عام طور پر لوگ جو عذر پیش کرتے ہیں کہ ہماری نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ صرف ڈرانا مقصود تھا اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

سوال نمبر۱۴:۔اگر کوئی نابالغ یا پاگل طلاق دیدے یا لڑکی نابالغہ یا پاگل ہو تو اس صورت میں طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔نابالغ اور پاگل نہ خود طلاق دے سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی طرف سے ان کے ولی (سرپرست) دے سکتے ہیں اور یہ طلاق واقع بھی نہ ہوگی کیونکہ طلاق کے لئے شوہر کا عاقل، بالغ ہونا شرط ہے البتہ اگر لڑکی نابالغہ یا پاگل ہے لیکن طلاق دینے والا عاقل و بالغ ہے تو طلاق ہو جائے گی۔ نابالغ لڑکے کا باپ جس طرح اپنے بیٹے کا نکاح کر سکتا اس طرح طلاق نہیں دے سکتا۔

سوال نمبر۱۵:۔اگر طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا تو طلاق کب واقع ہوگی؟

جواب:۔اگر طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً شوہر نے بیوی سے کہا اگر تو فلاں رشتے دار کے گھر گئی تو تجھے طلاق ہے ایسی صورت میں اگر عورت اُس رشتے دار کے گھر گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن طلاق اتنی ہی پڑیں گی جتنی اس نے کہیں مثلاً مذکورہ مثال کی صورت میں اُس رشتے دار کے گھر جانے سے ایک طلاق رجعی پڑ جاتی ہے اور اگر دو یا تین کو معلق کرتا تو اتنی طلاقیں ہی پڑتیں جتنی اس نے کہی تھیں۔

سوال نمبر۱۶:۔اگر کوئی غصے میں اپنی بیوی کو والدین یا کسی اور عزیز کے ہاں جانے سے منع کر دے اور کہے اگر فلاں کے گھر گئی تو تجھے تین طلاق۔ لیکن بعد میں اس پر

پچھتائے اور والدین سے ملنے کی اجازت بھی دینا چاہے تو کیا کرے جس سے عورت والدین کے گھر جا بھی سکے اور تین طلاق بھی نہ ہوں؟

جواب:-شوہر کو چاہیے کہ عورت کو ایک طلاق دیدے پھر عدت گزرنے کے بعد عورت والدین وغیرہ کے گھر جائے پھر شوہر اس سے نئے سرے سے نکاح کرلے اب اگر عورت اس سابقہ ممنوعہ گھر جائے گی تو کوئی طلاق نہ ہوگی۔ لیکن یہ طریقہ اسی وقت کارآمد ہے۔ جب شوہر پہلے زندگی میں دو طلاقیں نہ دے چکا ہو اگر پہلے دو طلاقیں دے چکا تھا تو اب ہرگز طلاق نہ دے کہ اس صورت میں تیسری طلاق بھی واقع ہو جائے گی۔ تو جس شے سے چھٹکارے کا ارادہ تھا اُسی میں پھنس جائے گا۔ اور تین طلاق کی صورت میں حلالہ کے بغیر رجوع نہ ہو سکے گا۔ (بہار شریعت ۴۴/۸)

سوال نمبر ۱۷:-کیا طلاق کے علاوہ بھی کوئی صورت ہے جس سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے؟

جواب:-شوہر کے وفات پانے سے عورت کا نکاح سے نکل جانا تو واضح ہے البتہ اگر معاذ اللہ شوہر مرتد یعنی کافر ہو جائے تو بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے اور عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ آجکل یہ صورت بھی مشاہدے میں آئی ہے۔ کہ لوگ قرآن مجید یا کسی شرعی مسئلے کو جانتے ہوئے بُرا کہہ دیتے ہیں یا دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں پر مطلع ہو کر اور ان پر شرعی حکم کفر جان کر بھی ان عبارتوں کے قائلین کو مسلمان کہتے ہیں یا کم از کم کافر ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ایسی صورت

میں بھی نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے۔
جن دیوبندیوں کو کافر جاننا ضروری ہے وہ وہی ہیں جنہوں نے کفریہ عبارتیں کہیں مثلاً اشرفعلی تھانوی وغیرہ اور وہ لوگ کافر ہیں جو ان عبارتوں پر مطلع ہو کر بھی انہیں مسلمان جانتے ہیں۔ آجکل کے وہ دیوبندی جن کو عقائد کا پتہ ہی نہیں انہیں کافر نہیں کہیں گے۔ (فتاوی رضویہ ۴/ ۳۶۶، بہار شریعت ۷/ ۸۳)

سوال نمبر ۱۸:- طلاق کے لئے کون سا لفظ بولا جائے؟

جواب:- طلاق کے لئے ہمیشہ ایک طلاق کا لفظ بولنا چاہیے۔ تین طلاقیں یکبارگی ہرگز نہ دیں۔ لہذا طلاق دینی ہو تو یہ لفظ کہیں "میں نے تجھے طلاق دی" یا کہے "میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی" یا بیوی کا نام مثلاً ہندہ ہے تو کہے "میں نے ہندہ کو طلاق دی" تین طلاق کا لفظ ہرگز نہ کہیں۔

سوال نمبر ۱۹:- وہ کونسی طلاق ہے جس کے بعد رجوع ہوسکتا ہے؟

جواب:- اگر بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو شوہر رجوع کرسکتا ہے لیکن اس کی صورت یہی ہے کہ شوہر نے بیوی کو ایک یا دو طلاقیں رجعی دی ہوں۔ مثلاً یوں کہا تھا میں نے تجھے طلاق دی یا یوں کہا تھا "میں نے تجھے دو طلاقیں دیں" یا ایک طلاق پہلے کبھی زندگی میں دی تھی اور ایک طلاق اب دی تو یہ دوسری طلاق ہوئی اب بھی رجوع ہوسکتا ہے۔ (شامی ۵/ ۲۳)

سوال نمبر ۲۰:- رجوع کا کیا مطلب ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے؟ اور اس میں عورت کا راضی ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:۔رجوع یا رجعت کا مطلب یہ ہے کہ جس عورت کو طلاقِ رجعی یعنی ایک یا دو طلاقیں دیں عدت کے اندر اسے اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔رجعت کا طریقہ یہ ہے کہ دو عادل گواہوں کے سامنے کہے۔''میں نے اپنی بیوی سے رجوع کیا یا میں نے اُسے واپس لیا یا روک لیا'' اگر گواہوں کے سامنے نہ ہو تو بھی رجوع ہو جاتا ہے۔رجوع کا دوسرا طریقہ یہ ہے۔مرد بیوی سے جماع کرلے یا شہوت کے ساتھ بوسہ لے یا شہوت سے بدن کو چھولے وغیرھا۔

رجوع میں عورت کا راضی ہونا ضروری نہیں اگرچہ وہ انکار بھی کرے تب بھی شوہر کے رجوع کرلینے سے رجوع ہو جائے گا۔

سوال نمبر۲۱:۔ وہ کون سی طلاق ہے جس کے بعد دوبارہ نکاح کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب:۔ایسی طلاق کو طلاقِ بائن کہتے ہیں۔مثلاً شوہر صریح الفاظِ طلاق نہ کہے بلکہ یوں کہے تو مجھ پر حرام ہے یا طلاق کی نیت سے کہے''میں نے تجھے آزاد کیا یا نکل یا چل یا جا یا دفع ہو یا شکل گم کر یا اور شوہر تلاش کر یا چلتی نظر آ یا بستر اٹھا'' وغیرھا کے الفاظ کہے یا طلاق کے الفاظ ہی یوں کہے''تجھے سب سے گندی طلاق یا سب سے سخت طلاق'' اس قسم کے الفاظ کہے تو اس صورت میں طلاق بائن واقع ہوگی اور اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر اور عدت کے بعد دونوں صورتوں میں اگر مرد و عورت دونوں نکاح کرلیں تو رجوع ہو جائے گا۔اس میں حلالہ کی ضرورت نہیں۔البتہ اس صورت میں عورت سے نکاح کے لئے اس کی اجازت و رضامندی ضروری ہے اگر

وہ راضی نہ ہوتو نکاح نہیں ہوسکتا۔ یونہی اگر عورت کوایک یا دو طلاقیں رجعی دی تھیں اور شوہر نے عدت میں رجوع نہ کیا حتی کہ عدت گزر گئی تو اب نئے سرے سے نکاح کرنا پڑے گا۔تب رجوع ہوگا اور ایسی صورت میں عورت کی رضامندی ضروری ہے۔اگر وہ راضی نہیں تو شوہر تجہار جوع نہیں کرسکتا۔(رد المحتار ۵ / ۴۰)

سوال نمبر۲۲:۔شوہر اگر عورت سے رجوع کرے تو اب اُسے کتنی طلاقوں کا حق حاصل ہوگا؟

جواب:۔اگر شوہر نے ایک طلاق کے بعد رجوع کیا تو دو طلاقوں کا اختیار ہے اور اگر دو طلاقوں کے بعد رجوع کیا تو ایک طلاق کا اختیار ہے۔یعنی زندگی میں اُسے تین طلاقوں کا اختیار ہے اگر ایک طلاق چالیس سال پہلے بھی دی تو وہ بالکل ختم نہ ہو جائے گی دوبارہ اگر طلاق دی تو وہ دوسری شمار کی جائے گی پھر اگر چہ ستر سال بعد طلاق دے وہ تیسری شمار کی جائے گی اور وہ عورت اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔ البتہ اگر بالفرض ایک یا دو طلاقوں کے بعد عورت نے کسی اور مرد سے شادی کرلی پھر اُس مرد نے بھی جماع کے بعد طلاق دیدی تو اب اگر وہ عورت پہلے شوہر سے نکاح کرے تو اُسے نئے سرے سے تین طلاقوں کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔(فتاویٰ رضویہ وشامی وعالمگیری)

سوال نمبر۲۳:۔جس عورت کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی اُسے طلاق دی تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔جس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی یعنی اس کے ساتھ ایسی تنہائی میسر نہ ہوئی کہ جس میں وہ اس سے جماع کر سکے اگر اس سے پہلے طلاق دی تو واقع ہو جائے

گی البتہ جس عورت سے خلوت ہو چکی اُس میں اور اِس غیر مدخولہ (جس سے خلوت نہ ہوئی) میں یہ فرق ہے۔ کہ غیر مدخولہ کو اگر اکٹھی تین طلاقیں دیں تو تینوں واقع ہو جائیں گی یعنی یوں کہا "تجھے تین طلاق" اور اگر کہا تجھے دو طلاق تو دو واقع ہوں گی۔ اور اگر ایسی عورت کو یوں طلاقیں دیں تجھے طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے یا تجھے طلاق، طلاق، طلاق یا کہ تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک (تین مرتبہ) یعنی ایسی تمام صورتیں جن میں طلاق کے الفاظ کی صرف تکرار کرے تین طلاقیں نہ کہے تو صرف ایک طلاق واقع ہو گی اور باقی لغو قرار دی جائیں گی۔ اور خلوت وتنہائی سے پہلے طلاق دینے کی صورت میں مقرر کردہ مہر کا نصف دیا جائے گا مثلاً دس ہزار روپے مقرر ہوا تو پانچ ہزار دیا جائے گا۔ اور اگر مقرر ہی نہ کیا گیا تھا۔ تو ایک جوڑا دینا واجب ہے۔ اگر میاں بیوی دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجے کا اور اگر دونوں محتاج ہوں تو جوڑا معمولی قسم کا اور اگر ایک مالدار اور دوسرا محتاج ہو تو درمیانے درجے کا جوڑا دینا واجب ہے۔

سوال نمبر ۲۴:- وہ کون سی طلاق ہے جس کے بعد حلالہ کے سوا چارہ نہیں؟

جواب:- اگر شوہر نے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو بغیر حلالہ کے چارہ نہیں۔ خواہ یکبارگی تین طلاقیں دیں یا جدا جدا کرکے۔ ہر صورت میں اب بغیر حلالہ کے کوئی صورت دوبارہ نکاح میں آنے کی نہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔ ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر (شوہر نے) تیسری طلاق اسے (عورت کو) دی تو اب وہ عورت اسے (پہلے شوہر

کیلئے) حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔(البقرۃ ۲۳۰)
اور یہی بات بخاری ومسلم اور دیگر کتب احادیث میں نبی کریم رؤف رّحیم ﷺ نے ایک صحابی حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی سے فرمائی۔

سوال نمبر۲۵:-خواہ مخواہ حلالہ کروانا کیسا ہے؟

جواب:-حلالہ کی شرط پر نکاح کرنا ناجائز وگناہ ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف رّحیم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا اس پر لعنت فرمائی۔(مشکوۃ شریف)

سوال نمبر۲۶:-حلالہ کی کیا صورت ہے کہ جس میں گناہ نہ ہو؟

جواب:-اگر نکاح میں حلالہ کی شرط نہ رکھی جائے تو گناہ نہیں مثلاً کوئی قابلِ اعتماد آدمی ہے اس کے سامنے ساری صورت حال بیان کردی جائے تو وہ عورت سے عدت گزرنے کے بعد نکاح کرلے اور نکاح میں حلالہ کی شرط نہ رکھی جائے پھر وہ آدمی نکاح کے بعد جماع کرکے طلاق دیدے تو اس میں کوئی کراہت نہیں بلکہ اگر اچھی نیت ہے تو اجر کا مستحق ہے پھر پہلا شوہر عورت کی عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح کرلے۔(بہارشریعت ۸/۷۲)

سوال نمبر۲۷:-کیا ایک وقت میں تین طلاقیں دی جاسکتی ہیں؟

جواب:-ایک وقت میں تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔چنانچہ نسائی شریف میں حدیث ہے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں،کہ نبی کریم رؤف رّحیم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کے بارے میں ذکر کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو

تین طلاقیں اکٹھی دیدی تھیں تو نبی کریم رؤف رحیم ﷺ انتہائی جلال میں کھڑے ہوگئے اور فرمایا کیا وہ شخص اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ کھیلتا ہے حالانکہ میں ان کے درمیان موجود ہوں حتی کہ ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا میں اُسے قتل کردوں۔ (مشکوٰۃ ص۲۸۴)

لہذا تین طلاقیں اکٹھی نہ دی جائیں کہ گناہ ہیں البتہ اگر کسی نے تین طلاقیں اکٹھی دے دیں تو یقیناً واقع ہوجائیں گی۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں موجود ہے ۔اس مسئلے کی تفصیل کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں کتب علمائے اہلسنت میں موجود ہے نیز اس کے لئے دارالافتاء اہلسنت کنز الایمان مسجد بابری چوک (گرومندر) کراچی سے بھی تفصیلی مدلل فتویٰ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر ۲۸:- کیا تین طلاقوں کے بعد خاندان کے بڑے لوگ صلح کرواسکتے ہیں اگر نہیں تو جو لوگ غیر مقلدین سے فتویٰ لیکر دوبارہ سابقہ بیوی کو گھر میں رکھ لیتے ہیں ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب:- جب تین طلاقوں کے بعد قرآن وحدیث کے فرامین سے عورت کا مرد پر حرام ہونا ثابت ہے تو خاندان کے بڑے یا غیر مقلدین ہرگز اللہ عزوجل کے حرام کو حلال نہیں کرسکتے۔ تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالے کے بیوی رکھنا حرام ہے اور بے غیرتی ہے۔ اور ایسی عورت سے مرد کا جماع کرنا حرام وزنا ہے۔ اور اس زنا کے گناہ میں مرد وعورت، خاندان کے صلح کرانے والے لوگ اور غیر مقلد سب شامل ہیں۔ اور اس بے غیرتی میں سب شریک ہیں۔ اور یہ ایسا زنا ہوگا جو ساری زندگی ہوتا رہے

گا۔ کہ جب وہ مرد وعورت میاں بیوی نہیں تو ان کا جب بھی میاں بیوی والا تعلق ہوگا وہ زنا ہی ہوگا۔اور ہر مرتبہ سب افراد گناہ میں شریک ہوں گے۔لہٰذا ضروری ہے کہ جب بھی عورت کو طلاق دیں تو ایک طلاق دیں اور پھر چھوڑ دیں حتیٰ کہ عدت گزر جائے تا کہ اگر بعد میں صلح کا ارادہ ہے تو بغیر حلالہ کے صلح ہو سکے۔

سوال نمبر ۲۹:- جو بغیر حلالہ کے سابقہ بیوی کو رکھے اس کے ساتھ رشتے داروں کو کیا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب:- ایسے شخص سے رشتے داروں کو قطع تعلق کرنا چاہیے۔اس سے لین دین، بات چیت اور شادی وغمی میں آنا جانا بند کر دیں۔تا کہ وہ مجبور ہو کر اس زنا کاری سے باز آ جائے۔حکمِ خداوندی ہے وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ "ترجمہ کنز الایمان: اور اگر شیطان تجھے بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔(الانعام ۷/ ۶۸)

سوال نمبر ۳۰:-طلاق دینے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب:-طلاق دینے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ بیوی کو ان پاکی کے دنوں میں جن میں عورت سے جماع نہ کیا ہو ایک طلاق دی جائے اور چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ عدت کے دن گزر جائیں اور اس سے کم اچھا طریقہ متعدد صورتوں پر مشتمل ہے۔(۱) جس عورت سے خلوت نہ ہوئی اس کو طلاق دی جائے اگرچہ حیض کے دنوں میں ہو۔(۲) جس سے خلوت ہو چکی اس کو تین طہروں (پاکی کے دنوں میں) تین طلاقیں دی جائیں ہر طلاق ایک طہر میں واقع ہو اور کسی طہر میں عورت سے

جماع نہ کیا ہو اور نہ ہی حیض کے دنوں میں عورت سے جماع کیا ہو (۳) وہ عورت جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حاملہ یا حیض نہ آنے کی مدت کو پہنچی ہوئی عورت ان سب کو تین مہینوں میں تین طلاقیں دیں اگرچہ جماع کرنے کے بعد یہ سب صورتیں بھی جائز ہیں ان میں کچھ کراہت نہیں۔ اور اس کے علاوہ حیض میں طلاق دینا یا ایک ہی طہر (پاکی کے دنوں) میں تین طلاقیں دینا یا جس طہر میں عورت سے جماع کیا اس میں طلاق دینا یا طلاق طہر میں دی مگر اس سے پہلے جو حیض گزرا اس میں عورت سے جماع کیا تھا یا پہلے والے حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی تھی یعنی وہ طلاق جس میں بغیر نکاح کے رجوع نہیں ہو سکتا جس کی تفصیل (سوال نمبر ۲۱) کے جواب میں گزری ان سب صورتوں میں طلاق دینا بہت برا اور ممنوع ہے۔ مگر سب صورتوں میں طلاق ہو جائے گی۔ لہذا اچھا یہ کہ سب سے پہلا طریقہ اختیار کیا جائے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک طلاق شاید ہوتی ہی نہیں تین طلاقیں ہی صحیح طلاق ہوتی ہے۔ یہ بات درست نہیں جیسا کہ مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہو چکا۔

سوال نمبر ۳۱:- اگر شوہر نے طلاق لکھ کر دی یا طلاق کی تحریر پر دستخط کئے تو طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب:- جس طرح زبانی طلاق ہو جاتی ہے اسی طرح تحریری طلاق بھی ہو جاتی ہے بلکہ اس میں متعدد صورتیں ہیں (۱) خود طلاق کا مضمون تحریر کیا (۲) دوسرے کو مضمون تحریر کرنے کا کہا (۳) دوسرے نے اپنی طرف سے طلاق کا کاغذ لکھا شوہر

نے کاغذ پڑھ کر یا مفہوم جان کر رضامندی کا اظہار کر دیا یا دستخط کر دیے (۴) پڑھوا کر تو نہیں سنا مگر یہ معلوم تھا کہ اس میں میری بیوی کو طلاق دی گئی ہے اس پر رضامندی کر دی یا دستخط کر دیے۔ ان تمام صورتوں میں رضامندی کا اظہار کیا یا دستخط کیے یا انگوٹھا لگایا طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور تحریری طلاق میں لکھ دینے سے ہی یا لکھے ہوئے پر دستخط کرنے سے تو دستخط کرتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ وہ کاغذ عورت تک پہنچے یا نہ پہنچے۔ اور خواہ یہ خود یا کوئی اور وہ کاغذ پھاڑ دے۔ البتہ اگر تحریری طلاق کے الفاظ یہ ہوں ''میرا یہ خط جب تجھے پہنچے تو تجھے طلاق ہے۔ تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اس وقت طلاق ہوگی۔ عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ اور اگر اُسے تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً شوہر نے مذکورہ الفاظ تو لکھ دیے مگر وہ تحریر بھیجی نہیں یا پھاڑ دی یا راستے میں گم ہوگئی یا عورت کے باپ یا بھائی یا کسی اور رشتے دار کو پہنچی اُس نے عورت تک پہنچنے سے پہلے ہی پھاڑ کر پھینک دی تو ان سب صورتوں میں طلاق نہ ہوگی۔ البتہ اگر یہ تحریر لڑکی کے باپ کو پہنچی اور اس نے وہ تحریر پھاڑ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں باپ تصرف کرتا ہے اور وہ تحریر اُس شہر میں باپ کو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں۔

سوال نمبر ۳۲:- اگر مرد نے عورت کو تنہائی میں تین طلاقیں دیں اور اب انکار کرتا ہے تو عورت کیا کرے؟

جواب:- شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دیں پھر انکار کرے اور عورت کے پاس گواہ نہ ہوں تو جس طرح ممکن ہو عورت اُس سے پیچھا چھڑائے مہر معاف کر کے یا اپنا

مال دے کر اس سے علیحدہ ہو جائے۔ غرض جس طرح بھی ممکن ہو اُس سے کنارہ کشی کرے اور کسی طرح مرد نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے۔ مگر ہر وقت اسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو رہائی حاصل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے۔ یہ حکم نہیں کہ خودکشی کر لے عورت جب ان باتوں پر عمل کرے گی تو معذور ہے اور شوہر بہرحال گناہگار ہے۔

سوال نمبر ۳۳:- عورت کو جب طلاق ہو جائے۔ تو وہ کیا کرے۔ کیا طلاق کے بعد بھی شوہر کے ذمہ عورت کے کچھ حقوق رہتے ہیں؟

جواب:- عورت کو جب طلاق ہو جائے تو وہ عدت گزارے گی اور شوہر کے ذمہ عدت کے دوران عورت کو رہائش اور خرچہ دینا لازم ہے۔ عورت اسی مکان میں عدت گزارے گی جس میں طلاق کے وقت شوہر کے ساتھ رہائش پذیر تھی۔ اگر کسی اور جگہ عورت گئی ہوئی تھی تو اطلاع ملتے ہی شوہر کے گھر پہنچ جائے۔

سوال نمبر ۳۴:- عورت عدت کیسے گزارے گی؟

جواب:- اگر عورت کو طلاق رجعی ہوئی ہے تو عورت عدت میں بناؤ سنگھار کرے جبکہ شوہر موجود ہو اور عورت کو اس کے رجوع کرنے کی امید ہو۔ اور اگر شوہر موجود نہیں یا عورت کو شوہر کے رجوع کرنے کی امید نہیں۔ تو زینت نہ کرے۔ اور شوہر کا رجوع کرنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ بھی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے اور جب عورت کے مکان میں جائے تو خبر دیدے یا کھنکھار کر جائے یا اس طرح کہ عورت جوتے کی آواز سُنے۔

اور اگر عورت طلاق بائن یا وفات کی عدت میں ہے تو اُسے زینت کرنا حرام ہے۔ زینت نہ کرنے کا معنی یہ ہے۔ ہر قسم کے زیور سونے، چاندی، جواہر وغیرھا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے۔ اور کپڑے اور بدن پر خوشبو نہ لگائے۔ نہ تیل استعمال کرے نہ کنگھی کرے نہ سیاہ سرمہ لگائے یونہی سفید خوشبودار سرمہ بھی نہ لگائے۔ یونہی مہندی لگانا یا زعفران یا کسم یا گیرو کے رنگے ہوئے کپڑے یا سرخ کپڑے پہننا یہ سب ممنوع ہیں۔ البتہ سر درد کی وجہ سے سر میں تیل لگا سکتی ہے اور موٹے دندانوں کی کنگھی بھی کرسکتی ہے اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے بقدرِ ضرورت سرمہ بھی لگا سکتی ہے۔ یعنی اگر رات کو سرمہ لگانا کفایت کرے تو رات ہی کو لگانے کی اجازت ہے۔ دن میں نہیں اور سفید سرمہ سے ضرورت پوری ہوجائے تو سیاہ سرمہ لگانا منع ہے۔ یونہی عدت میں چوڑیاں پہننا گلے میں ہار یا لاکٹ، کانوں میں یا ناک میں کانٹے بالیاں پہننا سب ممنوع ہے۔ (ردالمحتار ۵/ ۲۱۷،۲۱۹)

دورانِ عدت عورت گھر سے باہر بھی نہیں جاسکتی البتہ اگر وفات کی عدت میں ہو۔ اور کسب حلال کیلئے باہر جانا پڑے تو عورت دن کے وقت جاسکتی ہے جبکہ رات کا اکثر حصہ گھر میں گزارے اور یہ جانا بھی اس صورت میں ہے جب خرچے کے لئے رقم نہ ہو اگر بقدرِ کفایت رقم ہے تو باہر نکلنا ممنوع۔ جس مرض کا علاج گھر میں نہیں ہوسکتا اس کے لئے بھی باہر جاسکتی ہے۔ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اُس کو چھوڑ نہیں سکتی۔ البتہ اگر شوہر یا مالکانِ مکان یا عدتِ وفات میں

شوہر کے ورثاء نکال دیں یا مالک مکان کرایہ مانگے اور کرایہ ہے نہیں یا جہاں مال، آبرو کو صحیح اندیشہ لاحق ہو۔ تو مکان بدل سکتی ہے۔ (ردالمحتار ۵/۲۲۳،۲۲۵)

سوال نمبر ۳۵:- عورت کتنے دن عدت گزارے گی؟

جواب:- اگر شوہر فوت ہوگیا تو عورت ۴ مہینے ۱۰ دن عدت گزارے گی (البقرة ٢٣٤) اور اگر عورت حاملہ ہو تو عدتِ وفات بچہ جننا ہے ایک گھنٹے بعد جن دے یا ۹ مہینے بعد (الطلاق ٤) اور اگر شوہر نے عورت کو طلاق دی ہو تو اسمیں متعدد صورتیں ہیں (۱) عورت حاملہ ہو بچہ جننا عدت ہے۔ (الطلاق ۲۸) (۲) عورت کو حیض آتا ہے تو مکمل تین حیضوں کا گزر جانا (البقرة ۲۲۸) اور اگر عورت کو حیض میں طلاق دی ہو تو اس حیض کا اعتبار نہیں، بلکہ اس کے بعد نئے سرے سے مکمل تین حیضوں کا گزرنا ضروری ہے، (۳) اگر عورت کو حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا یا عورت اتنی عمر کی ہو چکی ہے کہ حیض آنا بند ہو گیا ہے۔ تو ان کی عدت تین مہینے ہے (الطلاق ۲۸) البتہ اگر لڑکی کو حیض نہیں آیا تھا اور وہ مہینے کے حساب سے عدت گزار رہی تھی۔ کہ حیض شروع ہو گیا تو اب تین حیض سے ہی عدت پوری کرے گی۔

وفات کی عدت تو عورت کو بہر صورت گزارنی ہوتی ہے عورت چھوٹی عمر کی ہو یا زیادہ عمر کی، شوہر سے خلوت ہوئی یا نہیں۔ البتہ طلاق کی عدت اسی صورت میں گزارنا پڑے گی۔ جب عورت سے مرد کی خلوت ہوئی ہو اگر مرد وعورت کی خلوت صحیحہ نہیں ہوئی تو عدت بھی نہیں بلکہ عورت طلاق کے فوراً بعد نکاح کر سکتی ہے۔

الحمد للہ ! طلاق کے موضوع پر چند مسائل جمع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے اپنی بارگاہِ عزت میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، عام عوام کے لیے فائدہ مند اور حصول علم کا ذریعہ اور راقم کیلئے مغفرت کا سبب بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

محمد قاسم العطاری عفی عنہ

۲۶ ربیع النور ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۹ مئی ۲۰۰۳ء

قرآن کریم اور سنتِ رسول پر عمل، بدعاتِ سیئہ سے اجتناب اور اعمال میں میانہ روی اپنانے کا درس

نیز اچھے اور برے اخلاق کی تعریفات، شرعی احکام، اسباب اور علاج کا بیان

﴿ مجدد اعظم، سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے حواشی کے ساتھ ﴾

اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃُ شَرْحُ الطَّرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ

ترجمہ بنام

اِصلاحِ اَعمال

مُصَنِّف

عارف باللہ، ناصح الامہ، علامہ عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی دمشقی حنفی

علیہ رحمۃ اللہ القوی

اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۴۳ھ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فکرِ مدینہ کی ترغیب پر مشتمل کتاب

مِنۡهَاجُ الۡعَارِفِیۡن

ترجمہ بنام

شاہراہِ اَولیاء

مُصَنِّف:

حُجَّةُ الۡاِسۡلَام حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالِی

(المتوفّٰی ۵۰۵ھ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجمِ کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی